تعارف نصاب

تنظیم المدارس اہل سنت (انڈیا)

زیر نگرانی

عمدۃ المحققین علامہ محمد احمد مصباحی

ناظم تعلیمات: الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور

بانی ورکن: المجمع الاسلامی، مبارک پور

اعظم گڑھ، یوپی، ہند

الاسلامی.نیٹ

www.alislami.net

تنظیم المدارس اور نیا نصابِ تعلیم

بسم اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم - حَامِدًا وَّ مُصَلِّیًا

تنظیم المدارس کے قیام کا مقصد یہ ہے کہ مدارس کے نصاب تعلیم اور نظام تعلیم میں جو ناہمواری اور غیر معمولی فرق پایا جاتا ہے اسے دور کر کے یکسانی پیدا کی جائے اور تعلیم کی اہمیت کے پیش نظر ارکان واساتذہ سے اس کی بہتری کی جانب خاطر خواہ توجہ مبذول کرنے کی گزارش کی جائے۔

اس کی روشنی میں بعض نمائندگان مدارس پر مشتمل ایک عبوری کمیٹی بنائی گئی جو نصاب پر نظر ثانی کر کے ایک متوازن اور عمدہ نصاب کا خاکہ تیار کرے۔ اسی طرح اس کے طریقۂ تنفیذ اور تنظیم کے دستور پر بھی غور کرے اور اگلے مراحل طے کرے۔

نصاب پر غور کرنے کے لیے عبوری کمیٹی کا پہلا اجلاس 17/18/19/ربیع الاول 1429ھ مطابق 26/27/28/مارچ 2008ء بدھ، جمعرات، جمعہ کو الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور میں منعقد ہوا جو پانچ نشستوں پر مشتمل تھا۔ صبح کی نشست 8/بجے سے ایک بجے تک اور رات کی نشست بعد مغرب سے 11/بجے تک وقفۂ نماز عشا کے ساتھ ہوئی۔ جمعہ کے دن 7/بجے سے 12/بجے تک آخری نشست ہوئی اور نصاب کا مسوّدہ باتفاق حاضرین تکمیل کو پہنچا۔ دو دن میں کام مکمل نہ ہو سکا اس لیے تیسرے دن جمعہ کو ایک نشست کا اضافہ کیا گیا۔

مزید غور وخوض کے بعد اس پر نظر ثانی اور دستور کا خاکہ بنانے کے لیے دوسرا اجلاس 24/25/26/اپریل 2008ء جمعرات، جمعہ، سنیچر کو دار العلوم وارثیہ لکھنؤ میں رکھا گیا ہے۔

زیر نظر نصاب میں آپ چند باتیں خاص طور پر ملاحظہ کریں گے:

(1) قرآن کریم تمام علوم کا سرچشمہ اور جملہ عقائد و اعمال کا ماخذ و مصدر ہے، مگر سابقہ نصاب کی نو سالہ مدت میں اس کی تعلیم دس بارہ پارے سے زیادہ نہ ہوتی تھی۔ اس نصاب میں یہ کوشش کی گئی ہے کہ ترجمہ یا تفسیر کے ذریعہ پورے قرآن کریم کا اجمالی یا قدرے تفصیلی درس و مطالعہ ہو جائے۔

(2) سابقہ نصاب میں صحاح ستہ سے صرف تین کتابیں صحیح بخاری، صحیح مسلم اور جامع ترمذی زیر درس تھیں۔ اس نصاب میں بقیہ تین کتب سنن ابو داؤد، سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ کے ابواب بھی شامل کیے گئے ہیں تا کہ طالب علم کم از کم صحاح ستہ سے ایک حد تک بلا واسطہ روشناس ہو جائے۔

(3) علاوہ ازیں مشکوٰۃ المصابیح، صحاح ستہ اور ان کے علاوہ متعدد کتب حدیث کے بہت جامع اور نفیس انتخاب پر مشتمل ہے مگر درس میں سو، سوا سو صفحات سے زیادہ نہ آتے، اس نصاب میں اسے دو سال زیر درس رکھ کر زیادہ سے زیادہ احادیث کریمہ مطالعہ میں لانے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس لیے کہ حدیث رسول اسلامیات کا ماخذ دوم اور شارح قرآن حکیم ہے۔

(4) تصوف کی کوئی کتاب باضابطہ داخل درس نہ تھی جس سے بڑی کمی کا احساس ہوتا تھا، اس نصاب میں:

(**الف**) حجۃ الاسلام امام محمد غزالی (450ھ-505ھ) کی مختصر اور جامع کتاب منہاج العابدین شامل کی گئی ہے۔

(**ب**) مشکوٰۃ شریف سے کتاب الرقاق مکمل داخل نصاب ہے۔ اس کے مضامین تصوف اور اہل تصوف کا خاص ماخذ ہیں اور اخلاق و احسان کا حامل بنانے میں احادیث کریمہ کا اپنا اہم کردار ہے۔ دل و دماغ میں کلمات رسول علیہ الصلاۃ والسلام کی اثر آفرینی کا ایک خاص امتیاز اور بلند مقام ہے۔

(**ج**) ریاض الصالحین سے بھی ان ابواب و احادیث کو شامل کیا گیا ہے جو اخلاق و تصوف سے گہرا ربط رکھتی ہیں۔

ان شاء المولی تعالیٰ طلبہ کی زندگی پر اس اضافے کا بہتر اور نمایاں اثر مرتب ہوگا۔

(5) فقہ کے درس میں عموماً کتاب الطہارۃ، کتاب الصلاۃ، کتاب البیوع، کتاب النکاح، کتاب الطلاق کے چند ابواب ہوتے تھے، تمام فقہی ابواب بہ طورِ متن بھی نظر سے نہ گزرتے۔ اس نقص کو دور کرنے کے لیے نور الایضاح سے طہارت وعبادات اور قدوری سے بقیہ فقہی ابواب کو شامل کیا گیا ہے۔ اسی طرح کثیر جزئیات سے آگاہی کے لیے ہدایہ کے ساتھ بہارِ شریعت کا مطالعہ لازم کیا گیا ہے۔ اصول فقہ کی بھی کوئی کتاب مکمل نہ ہوتی تھی اب پوری اصول الشاشی داخل درس کی گئی ہے۔

جدید فقہی مسائل سے آشنائی کے لیے "قضایا فقہیۃ معاصرۃ" اور نئے افکار و مذاہب سے واقفیت کے لیے "أفکار زائغۃ معاصرۃ" زیر ترتیب ہیں۔ انھیں مناسب مقام پر شامل کرنے کی کوشش ہوگی۔ ان شاء اللہ الرحمن۔

(6) سابقہ نصاب میں علوم کے ساتھ تاریخ علوم کو جگہ نہ دی گئی تھی۔ اس نصاب میں تدوین قرآن، تدوین حدیث، فن جرح وتعدیل، اسماء الرجال، اصول تفسیر، تاریخ تفسیر، تاریخ اصول حدیث، تاریخ فقہ، تاریخ اصول فقہ، تاریخ ادب عربی، تاریخ مذاہب ومِلل وغیرہ کو حسب گنجائش جگہ دی گئی ہے۔ بعونہ تعالیٰ ان سب سے طلبہ کی بصیرت اور وسعت نظر میں کافی اضافہ ہوگا۔

(7) عربی وانگریزی کی تعلیم میں انشا داخل ہے، مگر اس انشا کا بیش تر حصہ ایک زبان سے دوسری زبان میں ترجمے کی مشق پر مشتمل ہے۔ مضمون نگاری کیسے ہو؟ خیالات کو مرتب کرنا، چند فقروں یا جملوں کو پھیلا کر مضمون کی شکل دینا، کسی شخصیت، کسی مسئلہ، کسی حادثہ وغیرہ کے گرد حالات، معلومات اور خیالات کو دل چسپ اور مناسب ربط وترتیب کے ساتھ پیش کرنا، ان سب پر تھوڑی سی توجہ اوپر کے ایک دو درجوں میں دی جاتی ہے جن میں طلبہ کو یہ کاوش عربی یا

انگریزی میں کرنی ہوتی ہے۔اس سے قبل انھوں نے سرے سے مضمون نگاری ہی نہ سیکھی، اب سیکھ رہے ہیں تو ایک دوسری زبان کے مزاج، بلند معیار، اسلوب اور محاورات کو بھی سر کرنا ہے۔اس دوہرے بوجھ کی وجہ سے زیادہ تر انھیں ناکامی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔اور اکثر طلبہ ہمت ہار کر بیٹھ جاتے ہیں۔

اگر ابتدائی درجات میں انھیں اردو ہی میں مضمون نگاری کا عادی بنایا جائے تو یہ بار ہلکا ہوگا پھر جب ان کے اندر اپنی زبان میں افکار و خیالات کی ترتیب کا ملکہ پیدا ہو گیا تو دوسری زبان میں مضمون نگاری کے وقت صرف ایک بار ہوگا، وہ ہے اُس زبان کے مزاج و معیار کا لحاظ، ان شاء اللہ وہ یہ ایک بار بخوبی اٹھالیں گے اور ہمت نہ ہاریں گے۔

زیر نظر نصاب میں اس کی رعایت کی گئی ہے۔اور اردو مضمون نگاری کو داخل درس کیا گیا ہے۔

اچھے خاصے مقررین اور اہل علم کی گفتگو اور تقریروں میں زبان کی غلطیاں پائی جاتی ہیں۔اسی طرح بہت سے لکھنے والوں کی تحریروں میں زبان کے ساتھ قواعد املا کی بھی بے شمار غلطیاں نظر آتی ہیں جس کا سبب یہ ہے کہ اردو زبان اور املا کے قواعد نہ انھیں پڑھائے گئے، نہ از خود انھوں نے مطالعہ کر کے جاننے اور سیکھنے کی کوشش کی، مزید برآں بعض حضرات کو یہ بھی زعم رہا کہ اردو تو ہماری مادری زبان ہے اس کے قواعد سیکھنے کی ہمیں کیا ضرورت؟ اس خیال کی وجہ سے اخیر عمر تک غلطیاں ان کا ساتھ نہیں چھوڑتیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ ہم بالکل صحیح بلکہ نہایت فصیح و بلیغ زبان استعمال کرتے ہیں۔

ان حالات کے پیش نظر اردو زبان اور املا کے کچھ ضروری قواعد بھی شامل نصاب کیے گئے ہیں۔

(8) آج یہ ستم بھی ہو رہا ہے کہ بہت سے مدارس میں کچھ ایسے مدرسین نظر آتے ہیں جو چھ ماہ میں میزان و منشعب اور نحو میر اور سال بھر میں علم الصیغہ و ہدایۃ النحو بھی مکمل نہیں کرتے۔ بلکہ ان میں سے ہر کتاب کے چند اوراق پڑھا کر یہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے طلبہ اور ادارے پر بڑا احسان کر دیا۔ جب کہ

یہ کھلا ہوا ظلم ہے۔ پھر انتظامیہ کی جانب سے اس پر کوئی گرفت بھی نہیں ہوتی اور طلبہ کو ہر سال اگلے درجے کے لیے ترقی ملتی جاتی ہے اور وہ ایک کھوکھلے درخت یا پوست بے مغز کی صورت میں اداروں سے فارغ ہوجاتے ہیں۔ بہت سارے ہندوستانی اسکولوں، کالجوں کی بیماریاں مدرسوں میں بھی درآئی ہیں۔ذمہ داری کا احساس اور خدا کا خوف کم وبیش ہر جگہ سے رخصت ہوتا جارہا ہے۔

اس نصاب میں صرف، نحو، ادب، منطق، بلاغت، فقہ، اصول فقہ، اصول حدیث وغیرہ ہر فن کی بنیادی کتابیں مکمل طور پر شامل کی گئی ہیں کیوں کہ ان کے بغیر ذی استعداد مولوی یا عالم بنانے کا تصور ایک دل چسپ خواب سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا۔انتظامیہ اور اساتذہ دونوں کی ذمہ داری ہے کہ نصاب کی تکمیل سے غفلت روا نہ رکھیں۔

(9) فارسی زبان بھی شامل نصاب رکھی گئی ہے جس کی دو وجہیں ہیں۔ **ایک** یہ کہ اردو میں فارسی کے بہت سے الفاظ اور تراکیب داخل ہیں جنھیں اچھی طرح سمجھنے، بولنے اور لکھنے کے لیے فارسی سے آشنائی ضروری ہے۔ **دوسری** وجہ یہ ہے کہ بہت سا دینی وعلمی ذخیرہ فارسی زبان میں بھی ہے، اس سے استفادے اور اس کی عقدہ کشائی کے لیے فارسی میں مہارت ضروری ہے ـــــ لیکن نحو وصرف اور منطق وغیرہ کی ابتدائی کتابیں اردو ہی میں رکھی گئی ہیں۔ تاکہ مبتدی طلبہ کے ذہن پر فن کے ساتھ ایک دوسری زبان کا کوئی بار نہ رہے اور وہ اصل مقصود کو کم سے کم وقت میں بہ آسانی حاصل کرسکیں۔

(10) عربی اور انگریزی دونوں کے ادب وانشا کو اوپر کی جماعتوں میں بھی لازم کیا گیا ہے تاکہ دونوں میں مہارت ہوسکے اور ملکی، دینی اور تبلیغی امور ہمارے فارغین کے ذریعہ دونوں زبانوں میں انجام پاسکیں۔

(11) ان سارے اضافوں کے ساتھ اس بات کا شدت سے خیال رکھا گیا ہے کہ اگر اسلامی سال کے تین سو چوّن ایام میں سے صرف ایک سو پچاس دن بھی

تدریسی کام ہو تو نصاب تشنۂ تکمیل نہ رہے۔ ساٹھ دن امتحان شش ماہی و سالانہ اور ان کی تیاری کے لیے، ایک سو چوالیس دن رخصت اور تعطیل کے لیے فرض کر لیے جائیں تو بھی اتنے ایام (150 دن) بچتے ہیں جن میں نصاب کی تکمیل بخوبی ہو سکتی ہے۔ بشرطے کہ مدرسین اور طلبہ اپنے فرض اور اپنے مقصود سے غافل نہ ہوں۔ واللہ الہادی الی سواء السبیل۔

❁ 26/27/مارچ 2008ء کی نشستوں میں شرکت کے لیے اُن تمام حضرات کو دعوت دی گئی تھی جن کا انتخاب عبوری کمیٹی کے رکن کی حیثیت سے 10/ذی قعدہ 1428ھ مطابق 22/نومبر 2007ء جمعرات کی نشست منعقدہ جامعہ اشرفیہ مبارک پور میں ہوا تھا۔ جن حضرات نے شرکت کی ان کے اسما یہ ہیں:

1- مولانا یٰسین اختر مصباحی	بانی ومہتمم دار القلم دہلی
2- مولانا محمد حنیف خاں مصباحی	صدر المدرسین جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف
3- مولانا اعجاز انجم لطیفی	استاذ جامعہ منظر اسلام بریلی شریف
4- مولانا محمد عاقل مصباحی	صدر المدرسین الجامعۃ القادریہ رچھا- بریلی
5- مولانا فروغ احمد مصباحی	صدر المدرسین دار العلوم علیمیہ جمدا شاہی بستی

☆ موصوف پہلی نشست میں تھوڑی دیر رہ سکے۔ پھر ان کی جگہ مولانا محمد نظام الدین مصباحی استاذ دار العلوم علیمیہ شروع سے آخر تک رہے۔

6- مولانا رضاء الحق اشرفی مصباحی	صدر المدرسین جامع اشرف کچھوچھا شریف
7- مولانا شیر محمد مصباحی	استاذ دار العلوم وارثیہ لکھنو

8-مولانا عبدالمبین نعمانی مہتمم دارالعلوم قادریہ چریاکوٹ

☆ موصوف صرف پہلی نشست میں شریک رہے۔

9-راقم الحروف محمد احمد مصباحی

اساتذۂ اشرفیہ سے:

10-مفتی محمد نظام الدین رضوی (صدر شعبۂ افتا جامعہ اشرفیہ مبارک پور)

11-مولانا نفیس احمد مصباحی

12-مولانا صدرالوری مصباحی

12-مولانا اختر حسین فیضی مصباحی

یہ حضرات تمام نشستوں میں شریک رہے۔ایک دونشستوں میں مفتی محمد نسیم مصباحی، مولانا زاہد علی سلامی، مولانا ساجد علی مصباحی کو بھی شریک کیا گیا۔ان تاریخوں میں زیادہ حضرات رخصت پر تھے اس لیے ان کی شرکت سے محرومی رہی۔

❁ زیر نظر نصاب میں ذکر شدہ بعض کتابیں زیر ترتیب ہیں، ان کی فہرست یہ ہے:

(1) عربی صرف کی پہلی کتاب۔برائے درجۂ اعدادیہ

(2) قواعد الصرف-برائے درجۂ اولیٰ وثانیہ

(3) قواعد النحو- برائے درجۂ اولیٰ

(4) مصباح الانشا-برائے درجۂ اولیٰ تا فضیلت

(5) قواعد المنطق-برائے درجۂ ثانیہ

(6) اردو قواعد املا وانشا-برائے درجۂ ثانیہ وثالثہ

(7) کافیۃ النحو، بطرز جدید- برائے درجۂ ثالثہ
(8) جدید شرح تہذیب (مختصر) برائے درجۂ ثالثہ
(9) تدوین حدیث- برائے درجۂ سادسہ
(10) کتاب الجرح والتعدیل- برائے درجۂ سابعہ
(11) رجال حدیث- برائے درجۂ سابعہ
(12) اسالیب الادب العربی- برائے درجۂ فضیلت
(13) قضایا فقہیہ معاصرہ
(14) افکار زائغہ معاصرہ
(15) اعلام الہند فی القرنین الثالث والرابع عشر
(16) ادب عربی کی مختصر تاریخ

یہ کوشش کی جارہی ہے کہ مذکورہ کتابیں سال ڈیڑھ سال کے عرصے میں ضرور تیار ہوجائیں پھر ان کی کتابت وطباعت کا کام بھی جلد تکمیل آشنا ہو۔

❁ بعض کتابوں کو جدید انداز میں پیراگراف کی تبدیلی، امتحانی سوالات کے اضافے وغیرہ کے ساتھ شائع کرنے کی تجویز ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ اس طرف بھی بہت جلد توجہ دی جائے گی۔

دوسرا اجلاس

منعقدہ دارالعلوم وارثیہ۔ وشال کھنڈ-۴، گومتی نگر، شہر لکھنؤ

تنظیم المدارس کی عبوری کمیٹی کے پہلے اجلاس میں یہ بات طے ہوئی تھی کہ اگلا اجلاس 24/تا 26/اپریل 2008ء پنج شنبہ تا شنبہ دارالعلوم وارثیہ لکھنؤ میں رکھا جائے گا، جس میں نصاب پر نظرِ ثانی ہو اور دستور کا خاکہ مرتب کر لیا جائے۔ اور 26/اپریل کی نشست میں قریبی اضلاع کے مشہور اور معیاری مدارس میں سے کم از کم پانچ مدارس کے ایک ایک انتظامی و تعلیمی ذمہ دار کو مدعو کیا جائے۔

اس کی روشنی میں عبوری کمیٹی کے تمام ممبران اور دس اداروں سے ایک ایک تعلیمی و انتظامی ذمہ دار کو دعوت دی گئی اور نصاب سے متعلق جو نئی رائیں 24/اپریل کی پہلی نشست میں سامنے آئیں ان کی رعایت کرتے ہوئے کچھ جزوی ترمیم کی گئی۔ مثلاً یہ سوال ہوا کہ نصاب میں نحوی ترکیب اور نحوی قواعد کے اجرا کے لیے شرح ماۃ عامل شامل نہیں اور کوئی دوسری کتاب بھی اس مقصد کے لیے شامل نہیں۔ اس کے جواب میں بتایا گیا کہ فیض الادب اول و دوم کی تصنیف اور ہمارے نصاب کے اندر اس کی شمولیت میں یہ مقصد خاص طور سے ملحوظ ہے اور اس سے نحوی ترکیب اور اجرائے قواعد کا کام بخوبی انجام پاتا ہے۔ خصوصاً کتاب میں شامل قرآنی جملوں کی ترکیب و تفہیم اس راہ میں بہت زیادہ معاون ہے۔ اس کے ساتھ شرح ماۃ عامل ابتدا تا ختم نوع خامس بھی شاملِ نصاب کر لی گئی ہے۔ اسی طرح بعض حضرات کا میزان، نحو میر اور علم الصیغہ کو باقی رکھنے کے لیے اصرار تھا، اس کی بھی رعایت کر لی گئی۔ بعض حضرات نے عربی تقریر و گفتگو کو جزوِ نصاب بنانے پر زور دیا تو آخری درجے میں ادبی کتاب کے بدلے اسی کو شامل کر دیا گیا اور دیگر درجات کے لیے ہفتہ وار مشقی بزم کا انتظام کرنے اور مختلف اوقات میں باہم عربی گفتگو کا عادی بنانے کا مشورہ دیا گیا۔

اس کے بعد کئی نشستیں دستور کے خاکے پر بحث وتمحیص اور اصلاح وترمیم میں صرف ہوئیں۔ صرف مبادی، اغراض ومقاصد، مجلسِ شوریٰ ومجلسِ عاملہ کی تشکیل اورعہدے داران کے اختیارات وفرائض کا مسودہ مکمل ہوسکا جس سے جملہ شرکا نے اتفاق بھی کیا۔ اسی طرح نصاب سے بھی اتفاق کرتے ہوئے آئندہ شوال سے اپنے اپنے اداروں میں اسے نافذ کرنے کا وعدہ کیا۔

پھر دیگر مدارس سے رابطے کے لیے ہرادارے کے نمائندوں کو آئندہ کسی اجلاس میں مدعو کرنے کی تجویز سامنے آئی، مگر اس کے مقابلے میں اس تجویز کو زیادہ مفید سمجھا گیا کہ تنظیم کے نمائندے مختلف اداروں میں پہنچ کر ان کے جملہ ارکان واساتذہ کی نشست وہیں منعقد کریں تاکہ وہاں کے سبھی حضرات تنظیم کے مقاصد اورفوائد سے روشناس ہوکر اس کے نصاب ونظام سے پوری طرح اتفاق کرسکیں۔

اس کی روشنی میں فی الحال دس پندرہ اضلاع کے مدارس اور وہاں جانے والے وفود کے ارکان کی فہرست مرتب کر لی گئی ہے اور طے ہوا ہے کہ اگلے تین ماہ کے اندر یہ کام مکمل کر لینا ہے تاکہ اگلے شوال 1429ھ سے کم ازکم ان دس پندرہ اضلاع کے اداروں میں اس نصاب کی تنفیذ یقینی ہوسکے۔ اس کے بعد دیگر مدارس سے روابط کا سلسلہ آئندہ بھی جاری رہے گا۔

19؍ربیع الآخر 1429ھ/ 26؍اپریل 2008ء سنیچر کی نشست تک نصاب ونظام وغیرہ سے صراحۃً اتفاق کرنے والے ارکان اور نمائندوں کی فہرست حسب ذیل ہے:

1-مولانا محمد ادریس بستوی	نائب ناظم جامعہ اشرفیہ، نمائندہ سربراہِ اعلیٰ جامعہ اشرفیہ
2-محمد احمد مصباحی	صدر المدرسین جامعہ اشرفیہ، مبارک پور

3- مفتی محمد نظام الدین رضوی	استاذ و صدر شعبۂ افتا جامعہ اشرفیہ، مبارک پور
4- مولانا نفیس احمد مصباحی و مولانا صدر الوریٰ قادری	استاذان جامعہ اشرفیہ، مبارک پور
5- مولانا یٰسین اختر مصباحی	رکن عبوری کمیٹی و ناظمِ تعلیمات دار العلوم وارثیہ، لکھنؤ
6- مولانا محمد عبد المبین نعمانی	مہتمم دار العلوم قادریہ، چریا کوٹ و رکن عبوری کمیٹی
7- مولانا اعجاز انجم لطیفی	رکن عبوری کمیٹی و نمائندہ حضرت سبحانی میاں مہتمم جامعہ منظر اسلام، بریلی شریف
8- مولانا محمد حنیف خاں مصباحی	صدر المدرسین جامعہ نوریہ رضویہ، بریلی شریف (رکن عبوری کمیٹی)
9- مولانا محمد عاقل مصباحی	صدر المدرسین الجامعۃ القادریہ، رچھا، بریلی شریف (رکن عبوری کمیٹی)
10- قاری جلال الدین صاحب	رکن عبوری کمیٹی و ناظم الجامعۃ الاسلامیہ، روناہی ضلع فیض آباد
11- مولانا وصی احمد مصباحی، مولانا سلمان رضا خاں ازہری،	
مولانا جنید احمد	اساتذۂ الجامعۃ الاسلامیہ، روناہی
12- مولانا غلام عبد القادر علوی	ناظم دار العلوم فیض الرسول، براؤں شریف، و رکن عبوری کمیٹی
13- مفتی محمد ایوب نعیمی	صدر المدرسین جامعہ نعیمیہ، مراد آباد و
مولانا محمد یامین نعیمی	مہتمم جامعہ نعیمیہ و رکن عبوری کمیٹی

14-مولانا فروغ احمد مصباحی	رکن عبوری کمیٹی وصدر المدرسین، دارالعلوم علیمیہ جمد اشاہی، بستی
15-مولانا نظام الدین علیمی مصباحی	نمائندہ دارالعلوم علیمیہ، جمد اشاہی
16-مولانا رضاء الحق اشرفی مصباحی	رکن عبوری کمیٹی وصدر المدرسین جامع اشرف، کچھوچھا شریف
17-مولانا شیر محمد مصباحی	رکن عبوری کمیٹی واستاذ دارالعلوم وارثیہ، لکھنؤ
18-مولانا محمد یعقوب نعیمی ومولانا عبدالعزیز نعیمی	استاذان جامعہ عربیہ اظہار العلوم، جہاں گیر گنج، ضلع امبیڈکر نگر
19-مولانا عقیل احمد مصباحی ومولانا زاہد اشرف مصباحی	استاذان دارالعلوم منظر حق، ٹانڈہ
20-مفتی شمس الدین احمد رضوی	شیخ الحدیث جامعہ مسعود العلوم، بہرائچ شریف
21-مولانا سید محمد احمد چشتی ومولانا محمد فہیم مصباحی	استاذان جامعہ صمدیہ، پھپھوند شریف
22-مولانا محمد عیسیٰ رضوی ومولانا احمد رضا مصباحی	استاذان دارالعلوم تنویر الاسلام، امرڈوبھا، ضلع سنت کبیر نگر
23-مولانا واجد علی قادری	صدر المدرسین جامعہ عربیہ سلطان پور و
مولانا عبداللطیف صاحب ومولانا منظور احمد خاں	استاذان جامعہ عربیہ، سلطان پور

نوٹ:-نصابِ تعلیم میں شامل بعض کتابیں جو ابھی زیر ترتیب ہیں، ان سے متعلق یہ طے ہوا کہ ان کی اشاعت تک سابقہ کتب یا ان کے مساوی کتب سے کام جاری رکھا جائے۔مزید تفصیل رابطہ کرکے زبانی طور پر معلوم کر سکتے ہیں۔

دعا ہے کہ مولا تعالیٰ تنظیم المدارس کے منصوبوں کو جلد پایۂ تکمیل تک پہنچائے اور مدارس کا علمی، تعلیمی اور عملی معیار بلند سے بلند تر بنائے۔ و آخر دعوانا أن الحمد للہ رب العلمین، والصلاۃ والسلام علی سید المرسلین خاتم النبیین وعلیہم وعلی آلہ وصحبہ أجمعین۔

محمد احمد مصباحی

صدر المدرسین جامعہ اشرفیہ مبارک پور

کنوینر تنظیم المدارس، ہند

20 ربیع الآخر 1429ھ

27 اپریل 2008ء سہ شنبہ